99585 ـ طلاق رجعي كى حالت ميں بيوى كى جانب سے فطرانہ ادا كرنا

سوال

ايك عورت كو اس كے خاوند نے صرف ايك طلاق دى تو كيا اس كى جانب سے فطرانہ ادا كرنا واجب ہو گا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

فطرانہ كى ادائيگى انسان پر فرض ہے، اور اس كى جانب سے بھى ادائيگى فرض ہے جس كا اس كے ذمہ خرچ ہے مثلا بيوى اور اولاد وغيرہ اس كى دليل دار قطنى اور بيہقى كى درج ذيل حديث ہے:

ابن عمر رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جس كا خرچ برداشت كرتے ہو ان كى جانب سے فطرانہ ادا كرو "

ليكن يہ حديث ضعيف ہے، اسے دار قطنى اور بيہقى نے اور امام نووى اور ابن حجر وغيرہ نے ضعيف قرار ديا ہے.

ديكھيں: المجموع (6 / 113) تلخيص الحبير (2 / 771).

مستقف فتوى كميٹى كے علماء كا كہنا ہے:

" فطرانہ ہر انسان پر اپنى اور اس كى جانب سے جس كا اس پر خرچ واجب ہے ادا كرنا فرض ہے، اور ان ميں بيوى بھى شامل ہى كيونكہ اس كا خرچ خاوند پر فرض ہے " انتہى

ديكھيں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (9 / 367).

دوم:

جب عورت كو طلاق دى گئى ہو تو وہ بيويوں كے حكم ميں آتى ہے، اس كے وہى حقوق ہيں جو بيوى كے ہيں اسے رہائش اور اخراجات وغيرہ ادا كرنا ہونگے، جب تك وہ عدت ميں ہو، اور فطرانہ بھى نفقہ كے تابع ہے، لہذا جب طلاق

والی عورت کا نان و نفقہ خاوند کے ذمہ ہے تو اسی طرح فطرانہ بھی اس کے ذمہ ہو گا.

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ہمارے اصحاب کا کہنا ہے: طلاق رجعی والی بیوی کا فطرانہ خاوند کے ذمہ ہے جس طرح ان کا نان و نفقہ ہے " انتہی

دیکھیں: المجموع (6 / 74).

اور مالکی علماء میں سے ابن یوسف المواق کہتے ہیں:

" اگر دخول کے بعد بیوی کو طلاق رجعی دی جائے تو اس کا نفقہ اور فطرانہ کی ادائیگی خاوند کے ذمہ واجب ہے " انتہی بتصرف

دیکھیں: التاج والاكليل (3 / 265).

اور بعض علماء کہتے ہیں کہ:

" بیوی کی جانب سے خاوند کے لیے فطرانہ کی ادائیگی لازم نہیں، بلکہ یہ بیوی کے ذمہ واجب ہے، امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا مسلك یہی ہے، اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے بھی یہی اختیار کیا ہے.

اس کی مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (99353) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اور خاوند کو چاہیے کہ وہ احتیاط اور بری الذمہ پر عمل کرتے ہوئے طلاق رجعی والی بیوی کی جانب سے فطرانہ کی ادائیگی کرے، اور خاص کر جبکہ فطرانہ تو بہت قلیل ہوتا ہے اور اکثر اس کی ادائیگی میں خاوند کے لیے کوئی مشقت نہیں ہوتی.

واللہ اعلم .